

جدید اسلامی قانون سازی کے مسائل

پروفیسر جوزف شاخت

ترجمہ

از جناب مولوی فضل الرحمن صاحب ایم اے ایل، ایل، بی، دہلیگ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

روایتی اسلامی قانون کی موجودہ حیثیت میں تبدیلی و ترمیم کے رجحان کے پہلو بہ پہلو جو ترقی افق کے عرب ممالک میں اچھی طرح پھیل چکا ہے ایک بظاہر مخالف رجحان بھی پایا جاتا ہے اور وہ ہے فقہ اسلامی کے اصولی قواعد کی بنا پر عقود و التزامات کے ایک ایسے جدید قانون کی تحقیق کی خواہش جس میں نہ صرف اسلامی قانون کے خصوصی اداروں کو استعمال کیا گیا ہو بلکہ جس میں عمومی رسمی اور اصولی اصولوں سے بھی فائدہ اٹھایا گیا ہو جنہیں متقدم فقہانے پائیکس کو پہنچایا تھا۔ اسے ”سیکولر اسلامی قانون“ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ نام اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو تناقض فی الصفات ہے۔ یہ رسمی قوانین و اصول جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کسی درجے میں بھی اسلامی نہیں بلکہ فقہ اسلامی میں ان کی حیثیت قطعی بیرونی اور خارجی عناصر کی ہے۔ اگر کسی جدید سیکولر قانون کی تخلیق ضروری ہے تو کوئی وہ نہیں معلوم ہوتی کہ روایتی نظام کے کسی بھی اصولی ضد و خال کو کیوں برقرار رکھا جائے مزید برآں ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون کی تخلیق کی تجویز پیش کر نے والے بڑی حد تک وہی لوگ ہیں جو اسلامی قانون کی

لہ اربعہ

جدت پسندانہ تشکیل علی زندگی کے ان گوشوں میں بھی کرنا چاہتے ہیں جہاں اب تک اس کا انطباق ہوتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر عبدالرزاق السنہوری جس نے خلافت کے نظریے کے مقابلے میں اس کے عملی ارتقاء پر فقہ اسلامی کے احکام غمہ کا اجرا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مذکورہ دونوں جہانوں کا سرخیل جو۔ ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی قانون کے تصور کی گرفت جدت پسند اسلامی قانون دانوں کے دماغوں پر کتنی سخت ہے۔ عمل کے ان دونوں مسکوں کے پس پشت جو مشترک مقصد کام کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ مغرب سے مستعار لئے ہوئے جدید تصورات کو روایتی قالب میں پیش کیا جائے لیکن اس بات کا احساس تقریباً مغفود ہے کہ یہ دونوں سالک باہم متناقض ہیں۔

ٹیکولر اسلامی قانون سازی کے ساتھ اس دلچسپی رکھنے کے نتیجے میں ایسے متعدد مطالعات وجود میں آئے ہیں جن میں مشرق ادنیٰ کے جدت پسند مسلمان قانون دانوں نے روایتی اسلامی فقہ کے فنی اور رسمی اصول و قواعد کو پیش کر کے رومی اور جدید فرانسیسی قانون کے اصول و قواعد سے ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ اس کوشش میں پلہ اپنا ہی بھاری رکھنے کا جذبہ نمایاں طور پر موجود ہے، اس تقابلی مطالعے کے ذریعے ان حضرات نے اسلامی قانون عقود و التزامات کو بعض اوقات ایک تقابلی زاویہ نظر سے جدید قانونی فکر کی عین ذاتی تقسیموں کے تحت پیش کرنا چاہا ہے۔

لہذا ص ۹

ٹیکولر اسلامی قانون سازی کا ایک لازمی نتیجہ عدل گستری کے نظام کی وحدانیت کا مقابلہ ہے جس کے پیش نظر مصر دہلا ص ۸۱ اور تونس (زیر ص ۸۲) میں محاکم شرعیہ کو توڑ دیا گیا۔ سہ باجوہ کی ماضی میں برطانیہ اور مصر کا نہایت قریبی تعلق رہا، اہم امتیازات جذبہ کی بنا پر انگریزی قانون اور فلسفہ قانون مصر کے جدید قانونی فکر پر اثر انداز نہ ہو سکا، دیکھئے

LETTERS FROM AN EGYPTIAN TO AN ENGLISH POLITICIAN

(مصری امور کے بارے میں ایک مصری کے خطوط UPON THE AFFAIRS OF EGYPT

ایک انگریزی سیاست دان کے نام) مع مقدمہ از جان ایم۔ رابرٹسن (ROBERTSON) ایم۔ پی۔ لندن (۱۸۸۱ء)

لینڈسٹن، ۱۹۰۸ء۔ مصر فلسطین میں برطانوی انتداب کے زیر اثر عثمانی "جہاد" اور انگریزی "اس" لائی "اس" پر

سیکولر اسلامی قانون سازی کے علم برداروں کے عزائم بڑے بلند ہیں۔ السنہوری کہتا ہے کہ مصر کے دیوانی قانون کی نئی تشکیل کا ایک اہم عنصر اسلامی قانون ہے۔ لیکن ان کوششوں کے جو نتائج اب تک برآمد ہوئے ہیں وہ ندرت اور اہمیت دونوں میں سے کسی کے اعتبار سے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔ جب سے شریعتِ اوتی کے ممالک میں مغربی متاثر دیوانی قوانین کا اجرا ہوا تب اسلامی قانون کے بعض اہم ادارے مثلاً شفعہ، حوالہ، خیارات الشریعہ، سلم اور یہ اصول کہ نشہ آور اشیا کی بیع کے نتیجے میں جو دین لازم آتا ہے اس کے لئے قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی، براہِ مختصر اور دوسرے ممالک کے دیوانی قانون میں برقرار رکھے گئے اور ۱۹۴۹ء کے مصری دیوانی قانون کے توضیحی نوٹ کے علی الرغم اسلامی قانون اس دیوانی قانون کے اجزائے ترکیبی میں اس سے زیادہ شامل نہیں جتنا اس کے پیشرو قانون میں تھا۔ زیر بحث رجائے عملی اثرات صرف ۱۹۴۹ء کے مصری دیوانی قانون کے ابتدائی پیرا گراف میں ظاہر ہوتے ہیں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی مسئلے کے بارے میں قانون مذکور میں صراحت یا دلالت کوئی (بقیہ صفحہ ۳۲۸) کے باہمی انتزاع نے انیکلو پیڈن لائی طرح ایک چیز وجود میں آئی۔ دیکھئے: ص ۱۰۷ ہوبز (Hobbes)

The Civil Law of Palestine And Trans-Jordan

فلسطین اور شرق اردن کا دیوانی قانون؟ انیسویں شلم (عزیز پریس) ۱۹۲۶ء؛ (The Times) ۱۲ ستمبر ۱۹۵۵ء۔
 ملے مثال کے طور پر دیکھئے: جسی محمد صانی: فلسفۃ الشریعۃ فی الاسلام بیروت ۱۹۴۶ء؛ ایضاً: النظریۃ العامة للعقوبات والعقود فی الشریعۃ الاسلامیۃ، جلد ۲ بیروت ۱۹۴۸ء؛ مصطفیٰ احمد الزرقا: المدخل الفقہی العام الی الحقوق المدنیۃ، دمشق ۱۹۵۲ء
 دیکھ پہلی جلد ہے ایک کتاب کی جس کا مضمون فیض نام القانون الاسلامی فی ذیل الجدل ہے محمد یوسف موسیٰ: الاموال والنظریۃ العقد فی الفقه الاسلامی قاہرہ ۱۹۵۲ء؛ عبدالرزاق احمد السنہوی: مصادر الحق فی الفقه الاسلامی ۲ جلد اب تک اس کی جلدیں چھپ چکی ہیں مترجم؟ قاہرہ ۱۹۵۴ء - ۵۵ -

Introduction A L'ETUDE DU DROIT Comparé

رہائی صفحہ ۳۲۸ ۶۴۲-۶۷۱ GENL' Honneur D'Edouard (LAMBERT)

ہدایت نہیں ملتی تو عرف و عادات (CUSTOM) اور فطری انصاف (NATURAL JUSTICE) کے اصولوں کے ساتھ ساتھ اسلامی قانون (یعنی فقہ اسلامی) کے اصولوں سے بھی رجوع کیا جائے گا۔ وہ مقامات جہاں ان اثرات کے نشانات ملتے ہیں ۱۹۴۹ء کے شامی دیوانی قانون اور ۱۹۵۳ء کے عراقی دیوانی قانون کے ابتدائی پیراگراف میں راگرمہ مذکورہ متعدد عناصر کے تقدم و تاخر کے بارے میں ان قوانین میں باہم اختلاف پایا جاتا ہے۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۳ء دونوں مرتبہ کے شامی دستور نے تو اس بات کا بڑی صراحت سے اعلان کیا ہے کہ اسلامی قانون (یعنی فقہ اسلامی) قانون سازی کا حقیقی ماخذ اور اصل مصدر ہے۔ اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ یہ اصول جس کے خلاف شام کی عیسائی اقلیت نے زبردست احتجاج کیا، عملی زندگی میں کس طرح جاری کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بات بھی کچھ کم اہم نہیں ہے کہ اسلامی قانونی حدت پسند حضرات، جن کا تذکرہ چورہا ہے اپنے مسلک کے برخلاف اسلامی قانون فقہ اسلامی کی وفاداری کا بھی دتھا قوتنا زبانی دم بھرتے رہتے ہیں۔ انھوں نے کم از کم ایک لحاظ سے اپنے دعوے کو حق بجانب ثابت کر بھی دیا ہے، وہ یہ کہ یہ انھیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ شریعت اور اسلامی قانون کے متعدد عرب ممالک، خصوصاً مصر، شام اور عراق میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین میں ایسی مشابہت پیدا ہو گئی ہے جو ایک خاندان کے مختلف افراد میں پائی جاتی ہے یہاں تک کہ انہوں نے جس کی ذاتی کوششوں کو اس ارتعائیں برائوں رہا ہے عرب سول کوڈ عرب دیوانی قانون کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

ترجمہ (۱) لیبیا ری بلٹاں: در مجلہ REVUE ALGERIENNE (الجزائری جائزہ) جلد ۲۶، ۱۹۵۶ء، ص ۷۲۔

ایٹلیا (D'EMILIA): - ANNUARIO DI DIRITTO COMPARATO E DI STUDI

LEISLARI VI (رقبائی قانون اور مطالعہ تقنین کا سالنامہ) جلد ۳، ۱۹۵۶ء، ص ۱۱۳-۱۳۶۔

۱۔ ان قانون کے تارکینی منظر کے لئے دیکھئے: زیر اسی جلد در مجلہ GEORGE WASHINGTON LAW REVIEW

دو بارن فلکشن جائزہ قانون (۱۹۵۳ء-۱۹۶۶ء) ۱۸۶-۱۸۷ء در العالم العربی جلد ۲، قاہرہ ۱۹۵۳ء-۵۶ء، مزید دیکھئے محمد علی حوز

التقنین المدنی البیروید مختلف دیوانی قوانین کے سنون کا تقابلی مطالعہ ہے، قاہرہ ۱۹۳۹ء، حوزہ کے نظام کی ضروری تصدیق

کے لئے دیکھئے ڈیٹلیا: (ANNUARIO) مجلہ ۳۲، ۱۹۵۶ء، ص ۸۲-۱۱۴ (خصوصاً ص ۱۱۴)

اب سے کافی عرصہ پہلے تونس میں فرانسیسی حکومت کے زیر سایہ ایک ایسے قانون کا اجرا ہو چکا ہے جو باعتبار اپنے نظام کے اس وجہ سے کہیں زیادہ دور رس اثرات رکھتا ہے کہ اگرچہ اس کا مانعہ ہوا فقو اسلامی ہے لیکن اس کا انطباق سیکولر عدالتوں کے ہاتھ میں سونپا گیا۔ دیگر ممالک میں جن معاملات کے بارے میں عموماً روایتی اسلامی قانون پر عمل کیا جاتا ہے ان کے بارے میں تونس کی تہری عدالتیں والحاکم الشریعہ بھی اسلامی قانون کی پیروی کرتی تھیں۔ مذکورہ معاملات کے علاوہ باقی ماندہ دیوانی اور کل نوعداری اختیارات 'آؤزارا' (OUZARA) کی سیکولر عدالت کے ہاتھ میں تھے۔ اس صورت حال کے پیش نظر کارکردگی میں اضافے کے لئے آؤزارا کی عدالت کو نہ صرف جدید خطوط پر دوبارہ منظم کیا گیا بلکہ اس کے لئے ایک دیوانی قانون فراہم کرنے اور قانون کے بارے میں بے یقینی اور بے اصولی پن کو ختم کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جس کی طرف آنجہانی پروفیسر ڈی سنٹیلانا (D. SANTILLANA) المتیونی ۱۹۳۱ء نے جو اسلامی قانون کے خصوصی ماہر ہونے کے علاوہ پیشہ ور وکیل بھی تھے، تونس کے دیوانی اور تجارتی قوانین کا ایک مسودہ ۱۸۹۹ء میں پیش کیا۔ یہ مجموعہ قوانین جس کا نام کوڈ سنٹیلانا (CODE SANTILLANA) ہے، اسلامی اور رومی قانون کے مشترک خدوخال پر زور دیتا ہے۔ اس کے ایک حصے کو ۱۹۰۶ء میں قانون العقود والالتزامات کے نام سے تونس کے دیوانی قانون کی حیثیت سے نافذ کر دیا گیا۔ تونس ہی وہ ملک ہے جس میں مالکی مفتی اعظم محمد بن جعیت نے ۱۹۴۴ء میں وزیر انصاف کے عہدے پر فائز ہونے کے بعد ایک ایسا کمیشن مقرر کرنے کا جرأت مندانہ اقدام کیا جس کے سپرد اسلامی حاکمی قانون کے ایک ایسے مجموعے کی تیاری تھی جو مالکی اور حنفی مذاہب فقہ کے اصولوں کو جنہیں تونس میں یکساں طور پر مستند تسلیم کیا جاتا تھا، ہم آہنگ کر دے، جس میں اس اقدام کو

۱۵. CODE CIVIL ET COMMERCIAL TUNISIEN (دیوانی اور تجارتی قانون) ایک مجموعہ جس پر

ایم. بی. سنٹیلانا کی رپورٹ کی روشنی میں بحث کر کے منظور کیا گیا تونس (IMPRIMERIE GENERALE) ۱۹۹۹ء۔

تھ کوڈ سنٹیلانا کے برخلاف یہ دوسری چیز خالص تونس کی کوشش تھی۔

یہاں کہ اس قانون کو اسلامی قانون کے اعلیٰ درجہ کے ماہرین نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور اگرچہ اس قانون نے بعض ایسے اداروں کو برقرار رکھا جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے خالص اسلامی ہیں مثلاً ہر، رضاعت کی بنا پر حرمت نکاح، اور باوجودیکہ یہ قانون فردعی مسائل میں تونس میں مستند سمجھے والے دونوں فقہی مذاہب میں سے کسی ایک سے ضرور مشتق ہیں تاہم کسی دور از کا تاویل کے ذریعے اسے روایتی اسلامی قانون کا چرہ قرار دینا اور یہ کہنا کہ یہ روایتی اسلامی قانون ہی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہے ممکن نہیں۔ تونس کے بہت سے اعلیٰ درجہ کے علمائے جن کا تعلق عدالتوں سے تھا اس قانون کے خلاف ایک فتویٰ صادر کیا جس میں اس کو ڈکی کھل کر مخالفت کی گئی۔ ان علمائے جن سے چار نے جن میں مالکی اور حنفی دونوں مذاہب کے مفتی اعظم بھی شامل تھے بطور احتجاج کے عدالت عالیہ (TRIBUNAL SUPERIEUR) سے جس کے وہ ممبر تھے استعفاء دے دیا۔ یہ صحیح ہے کہ کوڈ کا جو حصہ قانون درانت سے متعلق ہے اس نے اسلامی قانون کو کوڈ پر کسی تبدیلی کے بیغ نہ قبول کر لیا ہے بلکہ جس کی وجہ یقیناً یہ تھی کہ یہ سمجھا گیا کہ تونس کے سماجی

دقیقہ ۳۳۱) REVUE ALGERIENNE (الجزائری جائزہ) جلد ۴۳، ۱۹۵۴، ۹۹، ۲۳۹؛ نیز دیکھیے مطالعات

از ج۲۔ رویے REVUE JURIDIQUE ET POLITIQUE DE L'UNION : (ROUSSIER)

FRANCAISE رفرانسیسی یونین کا تعاضی و سیاسی جائزہ ۱۹۵۴، ۶، ۲۱۳-۲۳۰؛ داز ای۔ پرنش

THE WORLD OF ISLAM (PRITSCH) و مجلہ عالم اسلام (سائنسہ جلد ۱۵، ۱۹۵۴، ۱۸۸، ۲۰۵، ۱۹)

جی۔ ڈی۔ اینڈرسن INTERNATIONAL AND COMPARATIVE : (ANDERSON)

LAW QUARTERLY درمیرایہ میں الانوائی دتقابی قانون ۱۹۵۸، ۲۲۲، ۲۴۹۔

یہ دلچسپ بات ہے کہ فتوے پر دستخط کرنے والے سب حضرات نے طرز عمل اختیار نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قانون کے خلاف رسمی طور پر احتجاج کرنے کے بعد وہ اسلامی قانون کو امکانی حد تک محفوظ رکھتے ہوئے اس کے نفاذ پر تیار تھے۔
 یہ فتوے پر دستخط کرنے والوں کو سب بات سے اختلاف تھا نہ یقینی کہ اس قانون کے ذریعہ میراث سے محروم صرف مباشرتی کو قرار دیا گیا تھا سبب فقہی کو نہیں۔ لیکن علیٰ طور پر یہ بات کوئی ایسی زیادہ اہم نہیں۔

قات کے تقاضوں کو یہ قانون وراثت اب بھی بحسن و خوبی پورا کر سکتا ہے۔ لیکن نکاح و طلاق قوانین کو ایسا بدلا گیا کہ ان کی شکل بھی اب نہیں پہچانی جاتی۔ مثال کے طور پر تعدد و ازدواج کو منع قرار دے کر اسے ایک قابلِ تحریر فوجداری جرم قرار دے دیا گیا۔ نکاح اب فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے، طلاق صرف عدالت کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ اور وہ بھی صرف ان تین صورتوں میں (۱) فریقین میں سے کوئی ان شرائط کی بنا پر طلاق کی درخواست دے جو کوڈ میں عین کر دی گئی ہیں (۲) فریقین طلاق پر باہم رضامند ہوں (۳) صرف ایک فریق طلاق کی درخواست دے۔ اس صورت میں بیچ وہ رقم منبیں کرے گا جو ہر جانے کے طور پر وہ فریق دوسرے کو یا کرے گا۔ اس طرح نہ صرف ایک زوجیت اور طلاق کے بارے میں پوری اصولی طور پر شوہر کی ہمسرداری کی بلکہ ضمنی طور پر ملکیت کے ان معاملات کے بارے میں بھی جو نکاح کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یہ نو بعید و قریب ہے کہ تونسوی قانون کا مسودہ تیار کرنے والوں کو خدا بخش کے خیالات کا علم رہا ہو گا تاہم اس شک نہیں کیا جاسکتا کہ تونسوی کوڈ اسی طرح کے خیالات سے متاثر ہے۔ تونس کے ارباب حل و عقد کچھ بھی اعلان کریں ان کا مذکورہ شخصی قانون اگر معروضی طور پر دیکھا جائے، روایتی اسلامی قانون سے اتنا ہی مختلف ہے جتنا ترکی کا سیکولر سول کوڈ (دہوانی قانون)

لے دیکھئے بالام (ریکس اب دیکھئے رسیے) (ROUSSIER) - STUDIA ISLAMICA ۹۶، نمبر ۲، ص ۱۳۱
 دما بعد ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸،

آخر میں ہم پھر مراکش کی طرف عنوانِ توجہ منعطف کرتے ہیں۔ یہاں مراکش میں مشہور عوامی شخصیت ملاں انفا سی نے ۱۹۶۹ء میں ایک نہایت بے لاگ اور انقلابی پروگرام جدید اسلامی قانون سازی کا پیش کیا۔ سیدی ملاں شریق ادنی کے قانونی جدت پسندوں کی طرح اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قانون کی بنیاد مذہب پر رکھی جانی چاہئے لیکن جیسا کہ آگے آتا ہے وہاں سے ایک قدم آگے بڑھا کر رکھا ہے۔ اس کے یہ الفاظ ایک ہم جزیئے کو نظر انداز کرتے ہوئے شریق ادنی کے قانونی جدت پسندوں کے بیانات سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے نتائج نکالنے میں جلد بازی کا شکار ہونے کے بجائے مجھے بے لاگ پیٹ اس بات کا اظہار کر دینا چاہئے کہ یہ ہمارے ملک کے حق میں بہتر ہی ہوگا ایک ایسا مراکش مدونہ کوڈ تیار کر دیا جائے جسے اس ملک کی تمام عدالتوں کے ذریعے اس ملک کے تمام باشندوں پر منطبق اور نافذ کیا جائے اور جس کی اصولی قانونی بنیادیں اسلامی قانون اور فرانسیسی دیگر غیر ملکی مجبور ہائے قوانین پر استوار کی جائیں۔ ملک عظم کی منظوری اور علما کی اس تصدیق کے بعد کہ اس کی ہر دفعہ اسلامی قانون کے عمومی اصول و قواعد سے پورے طور پر ہم آہنگ ہو اس کا نام مراکش کا اسلامی کوڈ (کوڈ) رکھا جائے گا۔ بہت سے بزرگ خود عقل مند حضرات ایسے کوڈ کو اس بنا پر رجعت قبہری قرار دیں گے کہ سارے تہذیب یافتہ ملکوں نے خالص سیکولر قانون کو قبول کر لیا ہے۔ اس کے برعکس جمود کے بعض علم بردار میری ان سفارشات کی بنا پر مجھے اسلامی قانون کی بنیادوں پر پیشہ چلانے کا طرم قرار دیں گے ان سب سے صرف اتنا عوض کروں گا کہ زمان و مکان کی قیود سے ماوراء اصولوں پر مبنی قانون دینی (اسلامی قانون) کو کوئی بھی دوسرا قانون نہ شکست دے سکتا ہے نہ اسے مغلوب کر سکتا ہے۔ ایسے قانون کو اپنی آئینہ قانون سازی کی اصولی بنیاد قرار دینے کا مطلب اس قانون سازی کو تحفظ کی ضمانت دینے کے مرادف ہو اور دوسری نظر اپنے ملک کو ایسا مدونہ فراہم کر دینا ہے جو ہمارے سیکولر مفادات کی پوری حفاظت کرے گا اور اس کے ساتھ ہمارے مذہب کو بھی ادنی ترین نقصان نہیں پہنچائے گا اور نہ اس کی نہر کسی طرح دور جدید کے انتہائی

لے ڈو رسالہ المغرب رابطہ امور مذہب و تمدن ۱۹۶۹ء فرانسیسی ترجمہ EC HANGES (مبادرہ) رابطہ فرانسیسی سلسلہ مغرب
۵۵ دسمبر ۱۹۶۹ء میں نے پہلا ذکر سے استفادہ کیا ہے جس کے حصول کے لئے رابطہ کے پروفیسر ایس۔ آدم کا شکر گزار ہوں۔

تہذیب یافتہ ممالک کے ارتقاء پسند جذبے کی پیدا کردہ ضروریات و حاجات پر پڑے گی چاہے ان ضروریات کا مفہوم کتنا بھی وسیع کیوں نہ قرار دیا جائے، "علا ل انفا سی نے جس مسئلے کو وائسکانٹ طریقے پر بیان کیا ہے وہ مغربی قانون سازی اور زیر بحث صورت میں جدید فرانسیسی قانون سازی کو مراکشی اسلامی قانون سازی کی ایک اصولی قانونی بنیاد تسلیم کرنا ہے۔ علا ل اس بات کی معقولیت و 타وانخی امور کے ذریعے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جس میں سے ایک سے جس کا تعلق خود اسلامی قانون ہے، معلوم ہوتا ہے کہ علا ل اسلامی قانون کی تاریخ کا حقیقی شعور رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے ہم اس سے واقف ہیں کہ اسلامی قانون کا اولین ماخذ وحی الہی تھا لیکن فردا میں اس نے بہت سے بیرونی قانونی مضابطوں بلکہ اُن عرف و عادات سے بھی استفادہ کرنے میں احتراز نہیں کیا جو اسلام کے مفتوحہ علاقوں میں پائے جاتے تھے۔ یہ استفادہ ہر اس موقع پر کیا جاتا تھا جب مذکورہ مضابط اور عرف و عادات کو اسلامی قانون کے عمومی فقہی اصولوں سے ہم آہنگ کرنا ممکن ہو جاتا۔ اس سے اسلامی قانون کے انطباق کے بعض اُن تنوعات کو جو مقام اور وقت کی وجہ سے رونما ہوئے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے،" سیدی علا ل کا دوسرا تاریخی استنتاج کچھ وزنی نہیں معلوم ہوتا۔ وہ اسلامی یا مغربی قانون کی تاریخ کے طالب علم کے نزدیک تو کیا ایک ایسے شخص کے لئے بھی قابل قبول نہیں جو ازمنہ و سلی کی تاریخ سے متوسط درجے کی بھی واقفیت رکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے "مثال کے طور پر فریج کوڈ کو لیجئے۔ اس پر بحث کرنے والے مورخین کبھی اسلامی قانون کا حوالہ نہیں دیتے اور نہ اسلامی قانون کے عمومی اصول و قواعد کے جو اثرات مرتب ہوئے ان کا کبھی ذکر کرتے ہیں۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ فرانسیسی کوڈ کی تہذیب و تکمیل کے وقت خاص طور پر امام مالک کا فقہی مذہب و اوضاع قانون کے سلسل پیش نظر رہا اور بعد میں اس کے اثرات پڑتے رہے۔۔۔۔۔ فرانسیسی قانون عرف و عادات (CUSTOMARY LAW) کا تدوین لائبریں ہوئی، اسلام اسپین اور جنوبی فرانس میں آٹھویں صدی

CHANGES کے متن میں اس جگہ اور اس کے بعد کے مقامات میں بھی امام مالک کے الفاظ ہیں۔

میں داخل ہوا۔ پوائیئر (POITIERS) کی شکست کے بعد بھی یورپ پندرہویں صدی کے آخر تک مسلمانوں کے زیرِ اقتدار رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کا مروجہ اسلامی قانون 'اسپین' فرانس اور اٹلی کے عرف و عادات میں سات صدیوں تک چھن چھن کر داخل ہوتا رہا۔ دوسرے طرف ترکی اثرات مشرقی یورپ کے واسطے سے مغربی یورپ میں نفوذ کرتے رہے۔ یہ ناقابلِ یقین ہے کہ مسلمانوں نے یورپ میں اتنے طویل عرصے تک حکومت کرنے کے بعد بھی ان ممالک کی عدالتوں میں اسلامی قانون کو رائج نہیں کیا اور ان دو گروہوں میں جن میں سے ایک کے پاس ایک تحریری قانون موجود تھا اور دوسرا جن کے پاس اس طرح کی کوئی چیز نہ تھی، اسلامی قانون اور عرف کی بنا پر باہم ایسے روابط جو دیئے نہ آئے ہوں جن کے ان اثرات کا اعتراف جو جاگیر داری نظام کے سربراہوں کی ذہنیت اور روایات پر پڑے آزاد خیال فرانسیسی مفکرین تک لے گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی فرانسیسی کو ڈاڈورا امام مالک کے فقہی مذہب کا تقابلی مطالعہ کرے گا وہ نوے فی صد معلومات میں ان دونوں کے افکار کی مشابہت کا بخوبی ادراک کرے گا۔

مراکش کی جدت پسندانہ قانون سازی واقعات کے اعتبار سے ان خطوط پر نہیں چلی جن کی طرف علّال نے اشارہ کیا۔ ۱۹۵۷ء کے اواخر میں ایک شاہی فرمان نے نکاح اور منہج نکاح کے بارے میں 'مدونہ' یا شفعی اور وراثتی احکام کے اسلامی کوڈ کی پہلی دو کتابوں، کتاب اول اور کتاب ثانی کا قانون کیا۔ اور تادم تحریر کتاب ثالث و رابع کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ کمیشن کے عمومی رپورٹ نے،

لہ اندس پر عربوں کے طے شدہ قوانین شروع ہوئے۔ امام مالک کا انتقال ۱۹۵۷ء میں ہوا۔ لہ سیدی علّال نے اس پہلے بار پہلی سال پیرزینان ایسان، 'اور دوسرے آزاد خیال فرانسیسی مفکرین' کا حوالہ دیا ہے۔ ۳۵ سرکاری فرانسیسی ترجمہ

REVUE ALGERIENNE (انگریزی جائزہ) جلد ۴، ۱۹۵۸ء / ۱۱ (۱۹۵۸ء) ۳۸-۴۰، انگریزی جائزہ جلد ۵،

۱۹۵۹/۶۶ ص ۱۰۶۱، مزید دیکھیے جے۔ این۔ اینڈرسن در - JOURNAL OF AFRICAN-LAW (مغربی قانون

انگریزی جائزہ) جلد ۱۹، ۱۹۵۸ء / ۱۲-۱۳، جے۔ لاپان ژورنل ویلی (LAPANNE- JOINVILLE) REVUE :

MAROCAINE DE DROIT (قانون کا مراکشی جائزہ) ۱۹۶۹ء / ۹۴-۹۵

جس کے ذمہ مدوّنہ کے سودے کی تیاری تھی، مراکش کے دودا آخر کے اسلامی فقہ کے اس تسلیم شدہ منہاج پر زور دیا کہ اگر کوئی مروج اور غیر مفتی بہ قول تعامل کے مطابق ہے تو اسی کو ترجیح دی جائے گی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کمیشن کے خیال میں اس کے کام کی نوعیت ”مراکش کے عدالتی تعامل“ کی نئے سرے سے تخلیق تھی۔ شاید کوئی مورخ یہ کہے کہ کمیشن نے اس منہاج کو استعمال کر کے ایسی آزدوری کا مظاہرہ کیا جو ان کے اسلامیات کے خواب و خیال میں بھی نہ آئی ہوگی۔ تاہم یہ بات صحیح ہے کہ مراکشی قانون سازی کا یہ مظاہرہ، اگرچہ مشرق ادنیٰ کی قانونی جدت پسندی سے متاثر اور اسی کی تحریک کا نتیجہ ہے، لیکن اس کے باوجود اس ملک کے اسلامی قانونی فکر کی روایات سے پورا طور پر ہم آہنگ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے تیار کنندوں نے روایتی اسلامی قانون کے سلسلے میں ”تجیع اور مفتی بہ قول“ اور ”عدالتی تعامل“ دونوں کے باہمی فرق کا نہایت صفائی سے افرا کر کے اپنے آپ کو اس اصولی ابہام سے بچا لیا ہے جو مشرق ادنیٰ کی قانونی جدت پسندی کے اکا مظاہروں کا خصوصی لازمہ ہے۔

یہ ہے اسلامی قانونی تجدید پسندی کا تاریخی اور اس کے نظام سے تعلق رکھنے والا پس منظر اسلام کے ابتدائی ماہرین قانون کا، پہلی صدی ہجری کے دوران اور دوسری صدی ہجری کے شہر میں، یہ کام رہا کہ وہ اور اپنے گرد و پیش کے معاشرے کو اسلام کے معیاروں پر پرکھ کر انھیں باہم آمین کر کے مربوط معیاری نظام کی ہیئت عطا کرنے تھے۔ جدید اسلامی فقہاء و ماہرین قانون اور قانون حضرات کو کبھی یہی کام در مختلف مواد سے انجام دینا اور اس طرح ایک نئے امتزاج کو حاصل ہے۔ اگر ان حضرات کی خواہش ہے کہ اس امتزاج کا رشتہ ماضی سے نہ ٹوٹے، یہ اسلامی فقہ کی پورا تاریخ سے بغاوت نہ قرار پائے اور خود اپنی جگہ مرتب و مربوط اور بے لاگ بھی ہو تو یہ ضروری ہے کہ یہ نہ تو روایتی فقہ کی میکانیکی اور من مانی نئی تشکیل ہو اور نہ ایسا ہو کہ اوپر سے تو تعمیر اسلام لے دیکھنے والا من۔ وہ ابعدہا۔ لے سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ انھوں نے ان کی مذہب کے فقہاء کے علاوہ دوسرے کے فقہاء کی آراء سے استفادہ کیا۔

برہان دہلی

۳۳۷

نظر آئے مگر اندر سے تعمیر کا اصل ڈھانچہ سیکھ لیں۔ یہ ناگزیر ہے کہ یہ امتزاج جدید سماجی زندگی اور جدید قانونی حد کی قدر و قیمت کا اسلامی نقطہ نظر سے بھرپور جائزہ ہو۔ اسلام کے جدید ماہرین قانون کو جس سوال کا جواب دینا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے خیال میں متعین طور سے روایتی نقطہ کے وہ کون سے عناصر ہیں جو اسلامی معیاروں کی نمایندگی کرتے ہیں؟ اس کے بہت جواب دئے جاسکتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سے دیئے بھی گئے ہیں۔ اسلام اور اسلامی قانون دونوں کے موضوعین کو سب سے زیادہ دلچسپی جس چیز سے ہے وہ یہ نہیں کہ فروعی مسائل کے بارے میں ماضی طور سے مختلف مقامات پر کن مختلف فیصلوں کو قبول کیا گیا بلکہ یہ ہے کہ مختلف اسلامی مالک میں سے ہر ایک کا مختلف اصولی اور تاریخی پس منظر زیر بحث مسئلے سے پیدا شدہ رد عمل پر کس حد تک اثر انداز ہوا۔ اس مقالے کا مقصد انھیں مختلف پس منظروں کی تحلیل و تجزیہ ہے۔ اس بحث کا نتیجہ کسی اسلامی ملک میں کچھ بھی برآمد ہو، وہ نہ صرف اسلام اور اسلامی قانون کے مغربی طالب علموں کی بلکہ ان لوگوں کی بھی دلچسپی کا باعث ہوگا جن کی دلچسپیوں کی بنیاد دنیا کے اس خطے سے روشن خیالی اور ہمدردی کے جذبات پر استوار ہے۔

حجۃ رگل

حضرت آلم مظفر نگری کا چوتھا مجموعہ کلام ہے، وہ تمام نظمیں اور غزلیں جو ملک کے مشہور اور معیاری اخبار و رسائل میں شائع ہو کر اہل نظر سے خراج داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں اس مجموعے میں شامل کر دی گئی ہیں، سب جانتے ہیں کہ حضرت آلم مظفر نگری ملک کے صفِ اول کے شاعر ہیں انکی خصوصیات ان، اہل کمال سے مخفی نہیں انکے یہاں قدیم و جدید رنگ سخن کا بہترین امتزاج پایا جاتا ہے، جتنی کلام اور آفرینی ہر شعر سے نمایاں ہے کتاب بہترین کاغذ پر چھاپی گئی ہے، اگر دلش دیدہ زیب، لکھائی چھپائی عمدہ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف تین روپے ۵۰ سنتے پیسے۔

مکتبہ برہان اسو بازار جامع مسجد دہلی